Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ ؛ نمبر ۱۸۲ ؛ منگل ۱۰ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ؛ ۱۱ ظہور ۱۳۶۰ ہش ؛ ۱۱ اگست ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ؛ ٹیلی فون ۴۴۹ ؛ قیمت ۵۵ پیسے

احمدیہ مشن انگلستان کے زیر اہتمام

عید الفطر کی تقریب لندن سمیت برطانیہ کے متعدد شہروں میں خاص اہتمام سے منائی گئی

لندن میں نماز عید انگلستان کے مبلغ انچارج محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی

خطبہ کے بعد آپ نے احباب انگلستان کے نام حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام عید پڑھ کر سنایا

لندن (بذریعہ کیبل گرام) - لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ احمدیہ مشن انگلستان کے زیر اہتمام ۲ اگست ۱۹۸۱ء کو عید الفطر کی تقریب سعید لندن سمیت برطانیہ کے سات مختلف شہروں میں اسلامی جذبہ کے تحت پورے اہتمام سے منائی گئی۔ ان سب شہروں میں نماز عید ادا کی گئی۔ ان میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ لندن میں نماز عید انگلستان کے مبلغ انچارج و امام مسجد فضل لندن مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ عید پڑھتے ہوئے احباب انگلستان کے نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام عید پڑھ کر سنایا۔ خطبہ میں آپ نے فرمایا۔ ہمارے لئے ایک اور بہت بڑی عید مقدر ہے اور وہ غلبۂ دین حق کی شکل میں منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔ ہم سب پر اور بالخصوص ہمارے نوجوانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مسلسل جد و جہد اور قربانیوں کے ذریعہ اس عید کو قریب سے قریب تر لانے کی کوشش کریں تا پوری نوع انسانی اس حقیقی عید میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرے۔ عید کی خبر پر مشتمل مبلغ انگلستان مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے جو کیبل گرام ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

"لندن ۴ اگست - ۲ اگست ۱۹۸۱ء کو مسجد فضل لندن میں عید الفطر کی تقریب سعید اسلامی طریق کے مطابق پر مسرت طریق پر خاص اہتمام سے منائی گئی۔ مزید برآں ساؤتھ آل برمنگھم، جلنگھم، مانچسٹر، بریڈفورڈ، ہڈرزفیلڈ اور آکسفورڈ میں بھی عید کے اجتماعات منعقد ہوئے اور خاص اہتمام سے نماز عید ادا کی گئی۔

لندن میں احمدیہ مرکزیہ مشن اور مسجد فضل کا وسیع و عریض احاطہ نمازیوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔ نماز عید احمدیہ مشن انگلستان کے مبلغ انچارج و امام مسجد فضل لندن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے خطبہ عید پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہماری اصل اور حقیقی عید وہ ہوگی جو دین حق کے عالمگیر غلبہ کی شکل میں ہمارے لئے دیکھنی مقدر ہے۔

بالخصوص ہمارے نوجوانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ و اشاعت حق کے سلسلہ میں مسلسل جد و جہد اور انتھک مساعی بروئے کار لا کر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پوری عظمت و شان کے ساتھ ساری دنیا میں غالب آکر پوری نوع انسانی کو حقیقی عید کی خوشیوں سے مالا مال کر دے۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے احباب انگلستان کے نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا اور پر معارف پیغام عید پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں آپ نے حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر نیز دنیا میں امن اور خوشحالی کے دور دورہ کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

بعد ازاں جملہ حاضرین کی خدمت میں ہلکا ناشتہ پیش کیا گیا۔ احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی اور باہم گلے مل کر ازحد خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔"

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے

"احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے"

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ظہور - اگست - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کو دن رات پوری توانائی کے ساتھ انتھک خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت گذشتہ چند روز سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

- حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۶ اگست کو کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کا یہ دورہ ہر رنگ میں کامیاب ہو اور خدا تعالیٰ آپ کے بابرکت وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

- مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۱ء بروز جمعہ مکرم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب فاضل ربوہ کی دختر عزیزہ فرزانہ راحت منصورہ کا نکاح ہمراہ شیخ بشیر احمد ابن شیخ محمد صدیق صاحب آف اسلام آباد۔ حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم و محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بعوض ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بارات اسلام آباد سے اسی روز ۱۱ بجے قبل از دوپہر ربوہ پہنچی۔ بعد نماز عصر بوقت ۶½ بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت اقدس کے بعض افراد اور ربوہ کے کثیر افراد نے شرکت فرمائی۔

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب بھامبڑی نے تلاوت قرآن پاک کی اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اپنی تازہ دعائیہ نظم جو خاص طور پر اس بابرکت موقع کے لئے کہی تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم راؤ سخاوت علی صاحب مالی آف دریا خان (آف میانوالی) نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے پرسوز دعا کروائی۔

اگلے روز مورخہ ۸/۸۱ کو صبح ۶ بجے بارات واپس اسلام آباد روانہ ہوئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات

بقیہ صفحہ ۸

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ شوال ۱۴۰۱ھ

۱۱ ظہور ۱۳۶۰ ہش

دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کا اسلامی طریق

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے جہاں بھی دنیوی نعمتوں کا ذکر کیا ہے وہاں اس امر کی طرف ضرور توجہ دلائی ہے کہ مومنوں کے لئے اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ ان دنیوی نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہے اس لئے مومنوں کو دنیوی زندگی کے سامانوں سے زیادہ آخرت کے اجر اور اگلے جہان کی خوشحالی کی فکر کرنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

(آل عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ ذات ہے۔ جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ عام طور پر لوگ دنیوی زینتوں اور آسائشوں کے بہت گرویدہ ہوتے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح یہ مادی نعمتیں حاصل کر کے خوب راحت و آرام کی زندگی گزاریں لیکن یہ حقیقت ان کی نظر سے اوجھل ہوتی ہے کہ اللہ نے ان کے واسطے ایک بہت عمدہ ٹھکانا رکھا ہوا ہے۔ وہ اس ٹھکانے کے مستحق بننے کی تو فکر نہیں کرتے۔ اور صرف دنیوی آسائشوں کے حصول کی دوڑ دھوپ میں لگے رہتے ہیں اس ارشاد باری کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دنیوی آسائشوں کا حصول یا ان سے متمتع ہونا منع ہے یا دینی نقطہ نگاہ سے معیوب ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ لوگ دنیوی آسائشوں کے حصول میں ایسے منہمک نہ ہوں کہ فلاح آخرت کو فراموش کر بیٹھیں۔ ان کا مقصد اور مطمح نظر آخرت کی فلاح ہونی چاہیئے نہ کہ محض دنیوی آسائشوں اور زینتوں کا حصول۔ اگر وہ فلاح آخرت کو اپنا مطمح نظر بنا کر اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجالا کر رزق حسن کے حصول میں کوشاں رہیں گے تو فلاح آخرت ہی ان کے حصہ میں نہیں آئے گی بلکہ اللہ تعالےٰ انہیں دنیوی نعمتوں سے بھی ضرور بہرہ ور فرمائے گا اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں کسی لحاظ سے بھی گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فلاح آخرت کو مطمح نظر بنا کر اعمال صالحہ بجالانے کا طریق کیا ہے؟ یہ کیونکہ اطمینان ہو کہ جو اعمال صالحہ بجالائے جا رہے ہیں۔ ان کا مقصد محض اور محض فلاح آخرت کا حصول ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے یہ دیا ہے کہ جو شخص بھی تقویٰ کی روح سے مملو ہو کر اعمال صالحہ بجالائے گا اور ساتھ کے ساتھ حصول معاش کی جدوجہد میں بھی تقوےٰ کو شامل حال رکھے گا اسے آخرت کا اجر بھی پورا پورا ملے گا اور رزق حسن بھی اسے ضرور عطا کیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۂ آل عمران کی آیت ۱۵ میں دنیوی آسائشوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(آل عمران آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ تو کہہ کہ کیا میں تمہیں اس (آسائش کے دنیوی سامانوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقوےٰ اختیار کریں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (کہ کون تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہے اور کون نہیں ہے)

کہا جا سکتا ہے کہ اس آیت میں تو تقوےٰ اختیار کرنے والوں کے لئے صرف اگلے جہان کی جنت اور اس کی نعماء کا ذکر کیا گیا ہے، دنیوی آسائشوں اور نعمتوں کا کوئی ذکر نہیں لیکن یہ خیال درست نہیں ہے اوّل تو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے تقوےٰ اختیار کرنے والوں سے دو جنتوں کا وعدہ کیا ہے۔ ایک جنت تو انہیں اگلے جہان میں ملے گی اور دوسرے اس دنیا میں بھی ان کے لئے جنت پیدا کی جائے گی جیسا کہ فرمایا:۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے (یعنی اللہ کا تقوےٰ اختیار کرتا ہے) اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں (دنیوی بھی اور اخروی بھی)

دوسرے اس لئے بھی یہ خیال درست نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ وعدہ کیا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرے گا وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا کہ جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق آیات ۳ و ۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقوےٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو دنیوی آسائشوں اور نعمتوں سے متمتع ہونے سے منع نہیں کیا ہے۔ لیکن ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ان کے حصول کو مطمح نظر نہ بنائیں بلکہ مطمح نظر ان کا جہان اخروی کی دائمی نعمتیں اور راحتیں ہی ہونی چاہئیں۔ وہ تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہو کر ان کے حصول کے لئے کوشاں ہوں اور خدا تعالےٰ پر توکل کرتے اور تقوےٰ کو لازم پکڑتے ہوئے حصول معاش کی طرف بھی متوجہ ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخرت کی دائمی نعمتوں اور راحتوں کے بھی مستحق قرار پائیں گے اور خدا تعالےٰ ساتھ کے ساتھ انہیں دنیوی نعمتوں سے بھی مقررہ اندازہ کے مطابق ضرور بہرہ ور کرے گا۔ دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کا یہی اسلامی طریق ہے اس طریق کو ذہن نشین کراتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے:۔

"توکل کرنے والے اور خدا تعالےٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے۔ وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پروا نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین (بختیار کاکیؒ) اور معین الدین (چشتیؒ) خدا کے اولیاء گزرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالےٰ کی عبادت کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۲۵)

ہستی باری تعالیٰ

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جب میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں کہ وہ کہاں ہے۔ پس جواب یہ ہے کہ ایسا نزدیک ہوں کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک نہیں۔ جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ہر ایک چیز کی کل میرے ہاتھ میں ہے اور میرا علم سب پر محیط ہے۔ میں ہی ہوں جو زمین و آسمان کو اٹھا رہا ہوں۔ میں ہی ہوں جو تمہیں خشکی تری میں اٹھا رہا ہوں۔" (نسیم دعوت صفحہ ۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ علم کی راہیں

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ربوہ)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (امام جماعت احمدیہ) نے جماعت میں ایک عظیم الشان تعلیمی منصوبہ جاری فرمایا ہے۔ تا اس خدائی جماعت کے نونہالان کی علمی میدان میں برتری بھی صداقتِ احمدیت کی ایک دلیل ہو اور علمی اور ذہنی سطح کے بلند ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ سے زیادہ جواہرِ قرآنیہ و معارفِ فرقانیہ کے زیور سے آراستہ اور منور ہوں۔ ہمارے امامِ ہمام باقاعدگی سے جماعت کے طلباء کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ حضور کی تعلیمی سکیم کے اجراء کے بعد تمام احمدی طلباء میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَ اَیِّدْھُمْ بِنَصْرِکَ الْعَزِیْزِ

حضرت امام جماعت کی اس تعلیمی سکیم کی طرف سیدنا حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کے الہامات میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ خاکسار نے اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۰ء میں یہ الہامات احباب کے سامنے پیش کئے تھے۔ (ان الہامات کے لئے دیکھیں تذکرہ طبع ثانی ص۷۲۱)

اس مضمون میں اپنے عزیز طلباء (طالبات) کی راہنمائی کے لئے حصولِ علم کے سلسلہ میں بعض اصولی باتوں کا بیان مقصود ہے۔

وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

عربی زبان کے ایک شاعر کا شعر ہے کہ

اَخِیْ لَا تَنَالُ الْعِلْمَ اِلَّا بِسِتَّۃٍ
سَاُنْبِیْکَ عَنْ تَفْصِیْلِھَا بِبَیَانٍ
ذَکَاءٍ وَّ حِرْصٍ وَّ اجْتِھَادٍ (یا وَ اصْطِبَارٍ) وَّ بُلْغَۃٍ
وَّ صُحْبَۃِ اُسْتَاذٍ وَّ طُوْلِ زَمَانٍ

ترجمہ: اے میرے بھائی تُو علم کو صرف چھ چیزوں کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتا ہے جس کی تفصیل میں تجھے بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہیں ۱۔ ذہانت و فطانت، ۲۔ شوق، ۳۔ محنت و استقلال۔ ۴۔ اچھی غذا۔ ۵۔ اچھے استاد کی معیت۔ ۶۔ اور ایک لمبی اور معین مدت۔

ذیل کے مضمون میں خاکسار ان چھ عناوین کے تحت یہی کچھ بیان کرے گا۔ انشاء اللہ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اس مضمون میں بعض جگہ بعض باتوں کی تکرار بھی کی گئی ہے کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے نوجوان اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں۔ اسی لئے بعض باتوں کو مکرر بیان کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھا گیا۔

نونہالانِ احمدیت خاکسار کے اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔ اگر وہ ان باتوں کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں گے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے خواہ تجربۃً ہی سہی تو انشاء اللہ العزیز بہت فائدہ اٹھائیں گے قرآنِ کریم کے خلاصہ یعنی سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم الشان حقیقت یہ بتائی ہے کہ ہر کامیابی کے حصول کے لئے خالقِ فطرت کی طرف سے ایک چھوٹے سے چھوٹا سیدھا راستہ مقرر ہے۔ اس صراطِ مستقیم کو سمجھنے اور اپنانے والے ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بتایا کہ صرف صراطِ مستقیم پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا بھی ضروری اور لابدی ہے کیونکہ کامیاب، ہاں حقیقی معنوں میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جن پر خود اللہ تعالیٰ انعام نازل کرنے کا فیصلہ کرے۔ صرف اپنے زورِ بازو سے حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہوا کرتی۔ پھر یہ سبق بھی دیا کہ حصولِ کامیابی کے بعد اس کامیابی اور فلاح کو قائم رکھنا اور اس کے لئے مخصوص طریقِ عمل اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ کئی ایسے گروہ اور افراد بھی ہوئے ہیں جو انعام یافتہ ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ہوئے یا گمراہ ہو گئے۔

موجودہ مغربی اقوام کی بعض دنیوی ترقیات کو دیکھ کر بعض نادان انہیں کامیاب قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے سورۃ الکہف میں ان اقوام کو "اَلْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا" قرار دیا ہے یعنی اپنے عملوں کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر بدقسمت اور ناکام و نامراد۔

اب خاکسار ان چھ امور کا باری باری ذکر کرتا ہے۔

ذہانت و فطانت اور حافظہ کی قوت

حصولِ علم کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز ہے قوتِ فہم و ادراک یعنی حقائق کو تیزی اور آسانی سے سمجھنے کا ملکہ اور اسی کی ایک شاخ ہے قوتِ حافظہ یعنی جو امر انسان اپنی خداداد ذہانت سے یا بار بار دُہرانے کی وجہ سے اپنا لے اسے لمبے عرصہ تک اپنے ذہن میں محفوظ رکھے۔ جہاں تک فہم و ادراک یا ذکاء کا تعلق ہے یہ خداداد نعمت ہے۔ اس میں میراث کا بھی تعلق ہے یعنی یہ والدین سے ورثہ میں بھی ملتی ہے پھر اس میں والدین کی بچے کی پیدائش سے قبل کی دعاؤں کا بھی تعلق ہے۔ الغرض یہ نعمت سراسر اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ کوئی میدان ہو کوئی شخص اپنی خداداد طبعی استعداد یعنی ظرف سے نہیں بڑھ سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا

(الفرقان: ۳)

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کی استعداد کی ایک حد بندی مقرر کر دی ہے۔ اس مقررہ حد سے کوئی چیز آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اسی طرح فرماتا ہے:۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌ بِقَدَرِھَا

(پ۱۳: الرعد: ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے پانی برسایا تو وادیاں اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہہ نکلیں۔ پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہماری جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی جو آخری حد اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اس کے فضل سے ہمیں اس کی آخری حد تک ترقی کرنے کی توفیق مل جائے۔

پس ذہانت و فطانت یعنی فہم و ادراک کا ملکہ ایک خداداد نعمت ہے۔ بعض دفعہ اس خداداد نعمت پر کئی قسم کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ غلط عادات، غلط جذبات، مایوسی و ناکامی کی وجہ سے غموم و ہموم، غربت و ناداری کی وجہ سے ترقی کے مواقع نہ ملنے کا غم وغیرہ ایسے حالات ہیں جو انسان کی خداداد ذہانت پر گرد و غبار کے پردے ڈال دیتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر سچا ایمان پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمام حالات کا مقابلہ کرے اور خدا تعالیٰ کے اس انعام کا شکر ادا کرے جو اس نے ذہانت اور فطانت کے رنگ میں اُسے عطا کیا ہے اور اس انعام کو نشوونما دے کر اپنی آخری حد تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بچے کو ایک خاص میدان میں ذہانت و فطانت کا ملکہ دیا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اور اساتذہ یا اربابِ حکومت اس بچے کے طبعی رجحان کا علم حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں یا اس بارہ میں کوشش ہی نہیں کرتے اور بچے کو ایسی لائن پر ڈال دیتے ہیں جو اس کے طبعی رجحانات کے مطابق نہیں ہوتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود ترقی کی اس حد تک بلند نہیں ہو سکتا جو اس کے لئے صحیح لائن اختیار کرنے کی صورت میں مقدر تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو کوئی نہ کوئی فطری جوہر دیا ہوا ہوتا ہے۔ اُس کی نشوونما کا حصول صحیح کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَ کُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ

(پ ۱۷: الانبیاء: ۵۲)

یعنی ہم نے ابراہیم کو اس کے طبعی و فطری جوہر (کا کمال) عطا کیا تھا اور ہم اس کی استعدادوں اور قابلیتوں کو خوب جاننے والے تھے۔

لیکن بچہ کو اُس صحیح لائن پر ڈالنے کے لئے جو اس کی طبعی دلچسپی و رجحان سے مطابقت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا مومن والدین اور اساتذہ کے لئے بڑا ہی ضروری ہے تعلیم الاسلام کالج کی سب سے پہلی کانووکیشن کا خطبہ تقسیم اسناد سیدنا حضرت مصلح موعود نے پڑھا تھا اور اس میں یہی مضمون بیان فرمایا تھا کہ بچوں کے لئے ان کے طبعی رجحان کے مطابق صحیح لائن کا انتخاب بڑا ہی ضروری ہے اور اس کے لئے دعائے استخارہ کی بڑی ہی اہمیت ہے مثلاً ماں باپ دنیاوی خوش حالی اور ترقی کے حصول کے جوش میں ایک بچے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں مگر طبعی رجحان اس کا صحافت کی طرف ہوتا ہے اور اگر اس بچے کو صحافت یا ادب کی طرف لگایا جاتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ اس لائن میں ایسی ترقی کرتا کہ ہمیشہ کے لئے نام پیدا کر لیتا اور زندۂ جاوید ہو جاتا۔ مگر وہ چل پڑتا ہے ڈاکٹری کی سڑک پر اور ایک معمولی درجہ کا ڈاکٹر بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ طریق تو ہے سچے مومن والدین اور اساتذہ کے لئے کہ وہ اپنے بچوں کے بارے میں ہر اہم فیصلہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے استخارہ پورے یقین اور ایمان کے ساتھ کیا کریں۔

اس کے علاوہ اربابِ حکومت کو علم النفس اور تعلیم اور دیگر لائنوں کے ماہرین کی خدمات سے فائدہ اٹھا کر طلبا کی راہنمائی کے مراکز قائم کرنے چاہئیں تا ہمارے بچے اپنی خداداد ذہانت و فطانت کو اُس لائن پر چلائیں جو طبعی رجحانات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر کی ہوتی ہے اور اس طرح وہ اپنی خداداد طاقتوں کو اپنے کمال تک پہنچائیں۔

قوتِ حافظہ

تحصیلِ علوم کے سلسلہ میں انسان کی قوتِ حافظہ بڑی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ حافظہ کی قوت بچپن میں بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ بچپن میں یاد کی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں قریباً ساری عمر ہی یاد رہتی ہیں۔ ہمارے بچوں اور طلباء کے لئے اصل بڑا مسئلہ یہ ہے کہ علم کو کیسے یاد رکھا جائے۔ ہم پڑھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔

خصوصاً اس وقت جب کسی قریب میں پیش آنے والے امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں ہم گھبراہٹ کے عالم میں بعض باتوں کو یاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں احساس ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی پڑھتے ہیں وہ ہمیں بھولتا چلا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ دراصل امتحان کے خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے ہمارا ذہن اس قدر متأثر ہوتا ہے کہ ہمیں خواہ مخواہ بھولنے کا احساس ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یاد رکھنا۔ ایک لاشعوری عمل ہے۔ جو چیز ہم اچھی طرح سے سمجھ لیں۔ اس کی حقیقت کا ادراک کرلیں وہ خود بخود ہمارے ذہن میں ایک نقش پیدا کرلیتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ نقش دھیما ہونے لگتا ہے۔ اگر ہم اس یاد کی ہوئی یا پڑھی ہوئی حقیقت کو ایک بار پھر دُھرالیں تو وہ نقش جو ذہن پر تھا وہ گہرا اور نمایاں ہوجاتا ہے۔ اور دوسری بات دھرانے سے وہ مزید گہرا اور نمایاں ہوجاتا ہے۔

تو یاد کرنے کا ایک گُر یہ ہے کہ علم کو امتحان کی خاطر اور امتحان کی گھبراہٹ کی حالت میں نہ پڑھا جائے۔ بلکہ علم کا حصولِ علم کی خاطر کیا جائے۔ ہمارے بچوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے آقا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔

یعنی علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ پس حصولِ علم خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم سمجھ کر کیا جائے۔ حصولِ علم کا مقصد یہ ہے کہ ہماری جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں بیدار ہوں اور نشوونما حاصل کریں۔ جس طرح جسمانی غذا سے ہمارا جسم نشوونما پکڑتا ہے اسی طرح علم بھی ایک غذا ہے جسے جزوِ ذہن بنانا ہوتا ہے۔ جس طرح جسمانی غذا سے جسم آہستہ آہستہ نشوونما پکڑتا چلا جاتا ہے اور قوی سے قوی تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح علمی غذاؤں کے ہضم کرنے سے ہمارا علمی جسم ترقی کرتا جاتا ہے اور ایک زمانہ ایسا بھی آجاتا ہے کہ علم کی غذاؤں کو ہضم کرتے کرتے ہمارا علمی جسم اس قدر اونچا اور قدآور ہوجاتا ہے کہ یہ امتحان اس کے مقابل میں چھوٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ ایسا شخص جو آہستہ آہستہ روزانہ اپنے علمی جسم کی توانائی کو بڑھا رہا ہو اسے امتحان ایک شکار گاہ کی طرح نظر آتا ہے جہاں وہ انعامی طلائی تمغے اور نمایاں کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔ ایسی حالت میں امتحان کا قرب اس کے اعصاب پر سوار نہیں ہوجاتا بلکہ اس کے اندر ایک خوشی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ پس شعوری طور پر ہمارے طلباء کو یہ ارادہ کرلینا چاہیئے کہ ہم نے کسی بھی چیز کو "گھوٹا" نہیں لگانا بلکہ سمجھنا اور ذہن نشین کرنا ہے۔ علم کو علم کی خاطر حاصل کرنا ہے۔ اپنی ذہنی اور علمی طاقتوں کو نشوونما دینی ہے۔ صرف یاد نہیں کرنا۔ اس نیت سے جب وہ علمی بات کو ذہن نشین کرتے چلے جائیں گے۔ سمجھتے چلے جائیں گے تو وہ انہیں خود بخود یاد ہوتی چلی جائے گی۔ بچوں کو الف لیلہ کی کوئی کہانی سناؤ۔ وہ انہیں یاد ہوجاتی ہے اس لئے کہ وہ شعوری طور پر اسے یاد رکھنے کی کوشش کی گھبراہٹ پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ دلچسپی کی وجہ سے کہانی کو غور سے سُن کر ذہن نشین کررہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی بچے کو اس گھبراہٹ میں ڈال دیا جائے کہ دیکھو میں تمہیں کہانی سُناتا ہوں۔ ساتھ ساتھ تم یاد کرتے جاؤ۔ فوراً میں تم سے سُنوں گا۔ اگر ٹھیک نہ سُنائی تو سزا ملے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گھبراہٹ کی وجہ سے بچے کو یہ احساس ہوگا کہ وہ کہانی اسے یاد نہیں ہو رہی۔

ہمارا ذہن اس میدان میں اکثر و بیشتر ہمیں دھوکا دیتا ہے۔ اگر ہم شعوری طور پر یہ ارادہ کریں کہ ہم نے صرف بات کو سمجھنا ہے یاد نہیں کرنا تو وہ بات بالعموم ہمیں یاد ہوجائے گی۔ بعض دفعہ ہم شعوری کوشش یاد کرنے کی کرتے ہیں تو وہ یاد نہیں ہوتی۔ انسان کو اس میدان میں اپنے دماغ کو کچھ ٹریننگ دینی پڑتی ہے۔ پھر یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ انسان سمجھ سمجھ کر جو کچھ پڑھتا ہے وہ اسے یاد ہوتا چلا جاتا ہے اور دہرائی کرنے پر اس کا نقش اور گہرا ہوجاتا ہے پس خواہ مخواہ کی گھبراہٹ سے یہی یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں باتیں یاد نہیں ہو رہیں اور اس کا علاج یہی ہے کہ شعوری طور پر یاد کرنے کی کوشش ہی نہ کی جائے۔ پس ہر بات کو سمجھا جائے اور ذہن نشین کیا جائے بلکہ پڑھتے ہوئے انسان کچھ خود بھی سوچے کہ یہ بات جو میں نے پڑھی ہے درست ہے یا غلط۔ اس ذاتی تفکر اور تدبر سے بھی وہ بات اچھی طرح سے اس کے ذہن نشین ہوجائے گی۔

ایک چھوٹے سے بچے سے میں نے پوچھا کہ کیا ایک موٹے تازے گدھے کو تم گڑھے میں گرا سکتے ہو۔ وہ کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا کہ یقیناً تم ایسا کرسکتے ہو۔ وہ اس طرح کہ گدھے کی پیٹھ گڑھے کی طرف کرکے اسے کھڑا کردو۔ پھر اس کے کان پکڑ کر اپنی طرف (گڑھے کی الٹی جانب) کھینچو۔ گدھا خود بخود پیچھے کی طرف زور لگا کر گڑھے میں جا گریگا۔ یہی حال انسانی ذہن کا ہے۔ شعوری طور پر ارادہ کرو کہ یاد نہیں کرنا۔ پس سمجھنا ہے تو وہ بات خواہ مخواہ یاد ہوجائے گی۔ ورنہ یوں محسوس ہوگا کہ باوجود یاد کرنے کے یاد نہیں ہو رہی۔

بعض بچوں کو حافظہ بھی خدا تعالیٰ نے بلا کا دیا ہوتا ہے اور یہ بھی ایک خداداد نعمت ہوتی ہے۔ سطور مندرجہ بالا میں تو ایک عام طالب علم کے لئے علم کو یاد رکھنے اور یاد کرنے کے سلسلہ میں بعض باتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض اور باتیں بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ حافظے میں برکت ڈال دیتا ہے۔ مثلاً قرآنِ کریم یاد کرنے سے حافظہ کو برکت اور قوت ملتی ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی تعلیم کی ابتداء قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی آیات، کلمہ طیبہ، سیدنا حضرت اقدس کے اشعار، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی احادیث یاد کرانے سے کریں۔

قوتِ حافظہ کو تیز کرنے کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکثر سویالیسی تھین کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کئی طلباء نے سویالیسی تھین کے کیپسولز کا استعمال کیا ہے۔ ان کی ذاتی گواہی یہی ہے کہ واقعی ان کے حافظہ پر اس کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ مگر سویالیسی تھین کے کیپسولز تک مہنگے ہونے کی وجہ سے ہر شخص کی رسائی نہیں۔ تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۷۲۱ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو ایک کشف میں مغز بادام دکھائے۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ

یعنی اے میرے رب مجھے چیزوں کی حقیقت دکھلا۔

اس الہام میں نونہالانِ جماعت کو خوشخبری دی گئی ہے کہ حضرت اقدس کی دعاؤں کی برکت سے علمی ریسرچ کے میدان میں نونہالانِ احمدیت کے لئے عظیم الشان ترقی مقدر ہے۔ مغز بادام دکھانے سے مقصد یہ بتانا ہے کہ بادام کا استعمال بھی دماغی، ذہنی قوتوں کو مضبوط کرتا ہے اور مغز بادام ایسی چیز ہے جو غریب طالب علم بھی ایک حد تک ضرور استعمال کرسکتے ہیں۔

ان اغذیہ یا ادویہ کا ذکر تو اصل میں چوتھے نمبر پر "بُلْغَۃ" کے عنوان کے تحت ہی ہونا چاہیئے تھا۔ تاہم اس جگہ بھی مختصر ذکر کردیا گیا ہے۔

قوتِ حافظہ کے بارہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ قوت اُسی وقت اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ جبکہ انسان کے خیالات پریشان نہ ہوں۔ ذہنی کشمکش سے آزادی ہو اور آسانی سے خیالات ایک نقطہ پر مرتکز کرکے غور و فکر کیا جاسکے۔ ذہنی کشمکش اور پریشانی انسان کی قوتِ فطانت و ذہانت اور قوتِ حافظہ دونوں کو مفلوج کردیتی ہے۔ اس بارہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو اشعار سُن لیں۔ اپنے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرکے فرماتے ہیں۔

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ
فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰهٍ
وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِيْ

یعنی میں نے اپنے استاد وکیع کے پاس شکایت کی کہ میرا حافظہ ٹھیک کام نہیں کررہا تو انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ میں معاصی اور گناہوں سے بچنے کی طرف توجہ کروں۔ ہر قسم کی خطاؤں اور نافرمانیوں کو چھوڑ دوں۔ کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کے نوروں میں سے ایک نور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نور ایک نافرمان کو عطا نہیں کیا جاتا۔ یہاں نافرمان کے لفظ میں اللہ تعالیٰ کے احکامِ شرعی کی نافرمانی کرنے والا بھی مراد ہے اور فطرت کے قوانین کی نافرمانی کرنے والا بھی۔ کیونکہ ایک مومن جب نافرمانی اور عصیان کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا ضمیر اور فطرتِ صحیحہ اسے سخت ملامت کرتے ہیں۔ نفس امارہ اور فطرتِ سلیمہ میں کش مکش اور جنگ شروع ہوجاتی ہے جو اس کے دماغ کو پریشان کردیتی ہے۔ ایسی پریشان خیالی میں قوتِ حافظہ، فطانت و ذہانت پر نہایت ہی بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ نہ تو علم کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوسکتا ہے اور نہ ہی علم کو اپنے حافظہ میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔

پس ہمارے عزیز طلبہ کو چاہیئے کہ رسمی ایمان کی بجائے اپنے اندر حقیقی ایمان پیدا کرنے کی سعی اور دعا کریں۔ جب انہیں سچے ایمان اللہ تعالیٰ پر حاصل ہوجائے تو پھر اس ایمان کے مطابق بھی عمل کریں۔ ورنہ ذہنی کش مکش کا شکار ہوں گے اور ان کی علمی و دیگر کئی قسم کی قوتیں مفلوج ہوکر رہ جائیں گی۔

پریشان خیالی اور ذہنی کش مکش و تکرار کا اعصاب پر اور دماغ پر نہایت ہی مضر اثر پڑتا ہے۔ پس انسان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام زمانؑ و امامِ وقت کے بارے میں خود غور و فکر کرکے ایک فیصلہ کرے اور پھر اپنے اعمال کو اس فیصلے کے مطابق بنائے۔ احمدی نوجوان تو اللہ تعالیٰ کی عظمتوں، قدرتوں اور اس کے پے در پے نازل ہونے والے زندہ نشانات کے گواہ ہیں۔ انہیں اپنی تمام قوتوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کرنے کی سعی اور دعا کرنی چاہیئے کیونکہ حقیقی اور مفید علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ کہ یوں دعا کیا کرو کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا اور زیادہ سے زیادہ علم کے نور سے منور کرتا چلا جا۔

(باقی)

"ان علوم سے جو قرآن کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ "وا" کی اٹھائیسویں

سالانہ ریجنل کانفرنس

مکرم محمد بن صالح ریجنل مشنری "وا" گھانا

"وا" اپر ریجن کی سالانہ کانفرنس جو اپنے ساتھ بے شمار رحمتیں لے کر آئی محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے احسانات کے نتیجہ میں کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

یہ کانفرنس ۱۶-۱۷ اور ۱۸ اپریل کو وا شہر جو کہ غانا کے اپر ریجن میں واقع ہے میں منعقد ہوئی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم بھی شریک ہوئے۔ یہ تعداد ہزاروں کے حساب سے تھی اور سب خدا تعالیٰ کے انوار سے اپنی اپنی جھولیاں بھر کر لوٹے۔

کانفرنس میں شہر کے سرکردہ لوگوں کے علاوہ اپر ریجنل منسٹر کے نمائندہ، اپر ویسٹ منسٹر ٹو ایریا کے پرسنل سیکرٹری، اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس، چیف آف وا اور پریذیڈنٹ آف اپر ریجن ہاؤس آف چیفس نے بھی شرکت کی۔

کانفرنس کیلئے جگہ کا انتخاب مسجد کے ساتھ ملحقہ وسیع میدان میں کیا گیا۔ میدان میں کرسیاں لگائی گئیں اور شامیانوں سے سایہ کیا گیا۔ یہ میدان اور سٹیج پوری طرح سجایا گیا۔ یہ تمام کام خدام الاحمدیہ کے وقار عمل سے کیا گیا۔ اسی طرح

نصرت جہاں اکیڈیمی

اور "وا" سیکنڈری اسکول نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا

جزاکم اللہ احسن الجزاء

کانفرنس کا آغاز صبح تہجد کی نماز کی عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ اس کے بعد فجر کی نماز ادا کی گئی یہ دونوں نمازیں محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب نے جماعت کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم دے۔ اس کے بعد ناشتہ اور جلسہ گاہ کی جگہ پہنچنے کے لئے اجلاس برخواست کر دیا گیا۔

ٹھیک نو بجے محترم امیر صاحب دیگر معزز مہمانوں کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچ گئے جہاں پر پہلے ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے محترم امیر صاحب اور دوسرے معززین نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا جو خدام الاحمدیہ "وا" نے پیش کیا۔ اس کے بعد آپ سٹیج کی طرف تشریف لائے۔ جبکہ حاضرین جلسہ نے معززین اور امیر صاحب کو خوش آمدید کہا۔

اھلاً و سھلاً و مرحبا، لا الٰہ الا اللہ، نعرہ تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، اور حضرت امام جماعت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ مکرم احمد الحسن صاحب نے کی اس کے بعد انہوں نے انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ پھر امیر صاحب اور اپر ریجنل منسٹر کے نمائندہ نے جھنڈوں کو لہرایا۔ لوائے احمدیت محترم امیر صاحب اور گھانا کا جھنڈا اپر ریجنل منسٹر کے نمائندہ نے لہرایا۔ محترم ریجنل منسٹر صاحب بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے۔ جب یہ تقریب وقوع پذیر ہو رہی تھی تو محترم معلم سفیان محمد صاحب اور ان کے ساتھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی عربی نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ جو ایک بڑا ہی حسین نظارہ پیش کر رہے تھے۔ اب محترم امیر صاحب نے اجلاس کا آغاز ایک لمبی اور پرسوز دعا سے کیا۔

آپ نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ ہم اس کی دی ہوئی توفیق سے اس قابل ہوئے کہ ایک مرتبہ پھر اکٹھے ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات پر اس ذات باری کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے پھر انہوں نے قرآن پاک کی آیت

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ .....

کی تلاوت کی اس پر انہوں نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر انسان اپنی عقل استعمال کرے جو اس پر خدا تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے اور پھر سوچے کہ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اور پھر ان چیزوں کے متعلق غور و خوض کرے کہ چاند سورج تمام اپنے اپنے وقت پر چڑھتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں اور موسم اپنے وقت پر بدلتے ہیں۔ الغرض ہر چیز کی ترتیب ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہے اور وہ

وحدہٗ لا شریک

خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

آخر میں مکرمی امیر صاحب نے بتایا کہ جب اخلاقیات کی ضرورت کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو ہمارا جواب ہوتا ہے خدا کی طرف آؤ تو میں ان چند الفاظ سے کانفرنس شروع کرتا ہوں کہ جب ہم ایسی کانفرنسوں کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ایسی کانفرنسوں کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خدائی منشاء کے مطابق رکھی ہے۔ ہمیں اس کانفرنس کو کوئی دنیاوی میلہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر ہمارا یہ مطمع نظر ہوگا تو یقیناً ہم حضرت اقدس کی ان دعاؤں کے مستحق ہوں گے جو انہوں نے اس قسم کی کانفرنسوں میں شریک ہونے والوں کے لئے مانگی ہیں۔ آخر میں ہم پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے ان تمام وعدوں سے نوازے جو اس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کیے ہیں آخر میں محترم امیر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کانفرنس کا آغاز ہوا۔

پہلے سیشن کے مہمان خصوصی جناب ریجنل منسٹر تھے جو بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ لہٰذا ان کی تقریر ان کے نمائندہ نے پڑھی۔ محترم ریجنل منسٹر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک خالصتاً مذہبی جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں پر کاربند ہونا چاہیئے انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ جو ہمیں تعلیمی اداروں اور طبی مراکز کے ذریعے مدد مل رہی ہے ہم اس کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

تین روزہ کانفرنس میں دیگر مقررین کے علاوہ محترم مولوی ابراہیم بن یعقوب ریجنل مشنری ویسٹرن ریجن نے "خاتم النبیین کا مقام" پر۔ محترم مولوی اقبال احمد صاحب ریجنل مشنری آف برانگ آہا ریجن نے "کیا اکیلا حج کر لینا آدمی کو مسلمان بنا دیتا ہے؟" کے موضوع پر۔ محترم مولوی یوسف بن یاسین صاحب ریجنل مشنری آف سنٹرل ریجن نے "حضرت سرکار دو عالمؐ اور حضرت اقدس کے صحابہ کرام کی قربانیاں" کے موضوع پر عوام کو اپنے خطابات سے نوازا۔ ہر ایک مقرر نے بڑے ہی حسین پیرائے میں اپنے اپنے مضمون کی اہمیت کو ظاہر کیا۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار نے بھی "چودھویں صدی کی اہمیت" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

دوسرے دن صبح کے سیشن کے مہمان خصوصی اپر ویسٹ ایریا کے ایڈمنسٹریٹو پرسنل سیکرٹری تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ آپ لوگوں کو میری اس بات پر اتفاق ہوگا کہ موجودہ دور میں غانین کو روحانی طور پر جگانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم غانا کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔ اس لحاظ سے میں آپ کی کانفرنس کو بڑی اہمیت دیتا ہوں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کے لیڈرز، جماعت کے احباب اور خاص طور پر نوجوان طبقہ جو کہ قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہم وطنوں کو جو کہ مختلف الخیال اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں کو رواداری اور اتفاق کا سبق دیں جو کہ ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں۔

جمعۃ المبارک کے خطبہ میں محترم امیر صاحب نے نہایت ہی حسین پیرائے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان الفاظ کو دہرایا کہ

میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے
کہ غلبۂ اسلام بہت جلد ہونیوالا
ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ بتاتے ہوئے کہا کہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ کام کرنے ہیں اس کے لئے ہمیں غفلت والی زندگی چھوڑنا ہوگی تاکہ ہم حضور کے منشاء کو جلد از جلد پورے کرنے والے ہوں ہم نے بنی نوع انسان کو پیار کے ذریعہ جیتنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سستی اور کوتاہی کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار بننے والے ہوں۔

تین روزہ کانفرنس کے اختتام پر مالی قربانی کرنے والوں کا سماں قابل دید تھا۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جو کوئی سٹیج پر آتا اپنی جیب خالی کر کے جاتا۔ اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار لاکھ سے زائد سیڈیز اکٹھی ہوئیں جو کہ تقریباً بارہ لاکھ پاکستانی روپیہ سے زیادہ ہے

الحمد للہ علیٰ ذالک

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور جلد از جلد بنی نوع انسان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ ۔۔۔ آمین

قرآن مجید دنیا میں شرف حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کہتا ہے کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔ عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔"

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۶۶ء)

قرآن مجید کا پڑھنا ہر مومن کے لئے لازم ہے۔ جماعت احمدیہ میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو ناظرہ قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ جماعتوں کے عہدے دار ایسا انتظام کریں کہ نئے احمدی بھی سب کے سب قرآن مجید پڑھنے والے ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی وفات

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا

ہم یہ خبر انتہائی دلی غم اور افسوس سے احباب تک پہنچاتے ہیں کہ احمدیہ کلینک کانو کے انچارج مکرم مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو واقف زندگی اور احمدیہ کلینک کے بانی ڈاکٹر تھے رمضان المبارک کے مہینہ میں ۱۱ جولائی بروز ہفتہ بوقت سحری دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم ڈاکٹر صاحب اگرچہ بعض عوارض میں سے ایک عرصہ سے مبتلا تھے مگر وہ اپنی بے پناہ قوتِ عمل اور اپنے عزم کی بناء پر اس کا احساس نہ ہونے دیتے تھے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر وہ ربوہ میں حاضر ہوئے تھے اور جنوری کے شروع میں وہاں ہی ان پر دل کا حملہ ہوا۔ اس بیماری سے قدرے صحت یاب ہونے کے بعد وہ کانو آگئے اور یہاں پر آنے کے بعد قدرے صحت ہونے پر وہ پھر کلینک کی توسیع کے لئے جو ایک بڑی عمارت زیر تعمیر تھی اس میں اور دیگر کاموں میں تندہی سے مصروف ہو گئے چند روز قبل طبیعت پھر بگڑ گئی اور ۱۱ جولائی بمطابق ۹ رمضان المبارک کو صبح سحری کے وقت اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب خدا کے فضل سے نہایت ہر دلعزیز مخلص اور فدائی احمدی تھے اور گذشتہ قریباً بیس سال سے آپ کانو (نائیجیریا) میں تحریک جدید کے تحت جماعت کے ہسپتال میں بطور ڈاکٹر مبلغ نہایت عمدگی اور کامیابی سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ اور اسی خدمت کے دوران شہادت پائی۔ آپ کی عمومی صحت ابتداء سے خاصی کمزور تھی لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ہمت، استقلال، پیشہ وارانہ قابلیت، حسن اخلاق اور نیک دلی سے غیر معمولی طور پر نواز تھا۔

خدا تعالیٰ نے دل میں خدمتِ خلق کا بھرپور جذبہ ودیعت کر رکھا تھا اور ہاتھوں میں شفا بخشی تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنی ان خداداد استعدادوں اور قویٰ سے خوب ہی کام لیا اور آخیر دم تک صحیح معنوں میں واقفِ زندگی کے طور پر اپنے عہد کو خوب ہی نبھایا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم حضرت چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم ہیڈ ماسٹر کے بڑے فرزند تھے اور آپ کے دادا جان حضرت مولوی فضل الدین صاحب آف کھاریاں ضلع گجرات حضرت اقدس کے نہایت قدیمی صحابی تھے جن کا اسم گرامی ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں حضور اقدس نے دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۵۵ سال تھی۔ آپ نے زمانہ طالبعلمی میں ہی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ہوئی تھی۔ طالب علمی کے زمانے میں ہی ان کے والد صاحب کی وفات ہو گئی تھی اور میڈیکل کالج میں پڑھنے کے دوران ہی اپنے ماموں کے ہاں آپ کی شادی بھی ہو گئی۔ ۱۹۵۷ء میں آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے

M.B.B.S

کا امتحان پاس کر لیا۔ قریباً ایک سال میو ہسپتال لاہور میں ریڈیالوجی کی فنی تربیت حاصل کی۔ اور اواخر ۱۹۵۸ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپ نے خدمت بجا لانی شروع کی اور پانچ سال تک نہایت کامیابی سے ربوہ ہسپتال میں خدمت کی توفیق پائی چونکہ آپ کی صحت بچپن سے کمزور تھی اور دمہ کی تکلیف تھی جس کے لئے تبدیلی آب و ہوا مناسب تھی۔ ادھر مغربی افریقہ میں جماعت کی طرف سے احمدیہ کلینک اور ہسپتال کھولے جانے کا پروگرام تھا۔ اس بناء پر جماعت کی طرف سے آپ کو پہلے سیرالیون بھجوایا گیا جہاں چند ہفتوں کے مختصر قیام کے بعد آپ کو نائیجیریا بھجوا دیا گیا نائیجیریا میں لیگوس کے مقام پر محترم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب چند ماہ پہلے احمدیہ کلینک قائم کر چکے تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم کو شمالی نائیجیریا کے سب سے اہم اور بڑے شہر کانو میں کلینک شروع کرنے کا فریضہ سپرد ہوا جہاں کی خشک آب و ہوا ڈاکٹر صاحب کی اپنی بیماری کے لحاظ سے بھی زیادہ موزوں تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے کانو میں بہت محنت اور کامیابی سے کام کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کے کام میں غیر معمولی برکت ڈالی اور ان کی یہ کلینک شمالی نائیجیریا میں احمدیت کی اس علاقہ میں شاندار خدمات کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھی اکثر لوگ احمدیت کے نام اور کام سے اس کلینک کی بناء پر متعارف تھے۔

خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو یہ صلاحیت بخشی تھی کہ وہ اپنے خلوص، مہمان نوازی اور ایثار سے دوسروں کو اپنا گرویدہ کر لیتے۔ کانو میں امیر آف کانو سے لے کر عام آدمی تک ان کا حلقہ تعارف تھا اور سب ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر ہر طبقہ کے لوگ تعزیت کے لئے حاضر ہو رہے ہیں ان میں کمشنر صاحبان۔ چیفس۔ حکام اور عوام الناس شامل ہیں۔ سب ہی ان کا ذکر خیر دلی عقیدت اور جذبات سے معمور ہو کر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں بڑے لڑکے ڈاکٹر انوار الدین نے اسی سال

M.B.B.S

پاس کیا ہے اور کانو میں ہاؤس جاب کر رہے ہیں۔ اور دوسرے لڑکے جمال الدین کالج بار میڈیکل کالج میں سیکنڈ ائیر کے طالبعلم ہیں۔ ایک لڑکی تسنیم احمد امریکہ میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سے دو سال قبل بیاہی گئی تھی اور چھوٹی بچی امتہ الرفیق بی ایس سی کا امتحان دے چکی ہیں۔

احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا بہترین حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پندرہ روزہ تربیتی کلاس ـــــ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاس مکرم مولوی غلام مصطفےٰ فاضل مرحوم کے مکان پر منعقد کی گئی۔ یہ کلاس ۷ رمئی سے شروع ہو کر یکم جون تک جاری رہی۔ کلاس کا وقت ۴ بجے سہ پہر سے ۶ بجے سہ پہر تھا۔

اس تربیتی کلاس میں خاکسار نے لجنہ اماء اللہ معیار اوّل اور معیار دوم کا نصابِ امتحان پڑھایا۔ دو مرتبہ دہرائی بھی کروائی۔ اس کے علاوہ تربیتی امور پر علماء سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام بھی تھا۔ ۲۴ رمئی کو مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے "رسوماتِ بد سے اجتناب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مثالوں سے واضح فرمایا کہ رسومات فضول چیزیں ہیں۔ روپے اور وقت کے ضیاع کا باعث ہیں۔ اس لئے ان کا ترک کرنا از حد ضروری ہے۔

۲۷ رمئی کو یوم قدرت ثانیہ منایا گیا۔ ممبرات لجنہ نے قدرت ثانیہ کی برکات، اس کی اہمیت، ہماری ترقیات اور قدرت ثانیہ، کے عناوین پر اظہار خیال کیا۔ اس سے متعلق منظوم کلام بھی پڑھا گیا۔

یکم جون تربیتی کلاس کا آخری دن تھا۔ اس دن مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ وزیر آباد نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت اولاد کے سلسلہ میں زیادہ تر ذمہ داری والدہ پر عائد ہوتی ہے۔ ماؤں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کریں۔ اعلیٰ تربیت معاشرہ کو جنت بنا سکتی ہے۔ آپ نے ۱۹۷۴ء کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اچھی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ وقت آنے پر مال اور جان کی قربانی مولیٰ کے حضور پیش کر دی گئی"۔ اس طرح شہداء کی یاد بھی تازہ ہو گئی

مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اسلام کے ہر حکم میں ہماری بہتری اور فائدہ ہے اور جب ہم کوئی قرآنی حکم ٹال دیتے ہیں تو پھر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ بے پردگی کے بڑے بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اس لیے صحیح رنگ میں پردہ کرنا چاہیئے۔

تربیتی کلاس میں طالبات کی حاضری خوشکن تھی۔ طالبات بڑے شوق اور باقاعدگی سے کلاس میں شامل ہوتی رہیں۔ پوری توجہ سے درس سنتیں اور بڑی محنت سے سبق یاد کرتی رہیں۔ دعا ہے کہ ہمارا رحیم و کریم آسمانی آقا علم دین سیکھنے کے اس جذبے کو فزوں تر فرمائے۔ اور تیز گامی سے کاروانِ احمدیت کے ساتھ موملز شان سے آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نصیرہ صادق ایم۔ اے بنت مکرم مولوی غلام مصطفےٰ فاضل
سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

"تحدیث بالنعمت"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

فَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

کہ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں تک پہنچا تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعام میں حصہ دار بن سکیں چوہدویں صدی کا سب سے بڑا انعام حضرت اقدس کا ظہور ہے۔ اس نعمت کی اشاعت کرنا ہمارا فرض ہے اور اسی فرض کی ادائیگی کے لئے ماہ اگست/ستمبر میں مجالس انصار اللہ ہفتہ اصلاح و ارشاد منا رہی ہیں جس میں

- مجالس سوال و جواب
- سلائیڈز۔ مووی فلم VCR کے ذریعہ تبلیغی مساعی سے احباب کو متعارف کرانا۔
- زائرین ربوہ کے وفود کا انتظام کرنا شامل ہیں۔

ناظم صاحب ضلع اپنی مجالس کے حلقے بنا کر ہفتہ اصلاح و ارشاد کی تاریخیں مقرر کر کے مجالس سے عمل درآمد شروع کروا دیں اور ہمیں بھی تفصیلی پروگرام سے مطلع رکھیں

(قائد اصلاح و ارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک المناک حادثہ

ہمارے چھوٹے بھائی چوہدری منیر احمد خان ایم اے امیر ضلع گجرات کا چھوٹا بیٹا عزیزم منیب احمد بقضائے الٰہی ایک پکنک کے دوران شادیوال پاور ہاؤس کے قریب ڈوب گیا اور عزیزم مرحوم کی نعش چھ گھنٹے بسیار تلاش کے بعد ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان بہشتی میں ہوئی۔ بعد تدفین دعا محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کروائی

عزیزم مرحوم امسال میٹرک کا امتحان دینے والا تھا۔ نہایت ہی ذہین اور اس کا تعلیمی ریکارڈ قابل مثال تھا۔ بہت اچھا مقرر تھا۔ اس کے بیان سے اعتماد چھلکتا تھا۔ جھجک نام کو نہ تھی۔ اور وسیع دینی معلومات رکھتا تھا۔ سلسلہ کے کاموں میں شوق کا اندازہ صرف اس سے ہو سکتا ہے کہ ضد کر کے مشاورت کے موقعہ پر پانی پلانے کے لئے آتا اور یہ خدمت بڑی مستعدی سے سرانجام دیتا۔ ہمارے خاندان کے ہر فرد کو یہ بچہ ایک جیسا ہی عزیز اور پیارا تھا کیونکہ وہ کچھ تھا ہی ایسا۔ عزیزم مرحوم چوہدری فتح محمد صاحب (ریٹائرڈ ڈائریکٹر پراونشل آڈٹ) کا بھانجا تھا اور حضرت چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد فضل لندن کا پوتا۔

عزیزم منیر احمد خان اور ہماری چھوٹی بھابی عزیزہ کنیز بیگم نے اس جانکاہ صدمہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے کمال حوصلہ سے برداشت کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب دیگر افراد خاندان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے کیونکہ سب کچھ اسی کی توفیق سے ممکن ہے۔

خاص طور پر احباب سے اپنی والدہ مکرمہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ پیرانہ سالی میں یہ ایک مزید صدمہ ہے وہ پہلے ہی بہت صدمہ خوردہ ہیں۔

(خاکسار بشیر احمد خان نائب ناظر ضیافت (جلسہ سالانہ) ربوہ

وقفِ جدید کا کام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلمین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نوعمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارادہ تھا کہ وقفِ جدید کو مالی لحاظ سے اتنا مضبوط بنایا جائے کہ اس کے ماتحت دس ہزار معلمین قریہ قریہ میں پھیل کر بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے روشن کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو دوسرے چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقفِ جدید میں بھی نمایاں مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے تاکہ سیدنا حضرت مصلح موعود کا یہ نیک ارادہ جلد پورا ہو اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

نمایاں کامیابی

میری دو بچیوں نے بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ میری بچی ناصرہ تسنیم نے ربوہ کالج میں اس سال بی اے فسٹ پوزیشن حاصل کی اور دوسری بچی فاطمہ بشریٰ جس کے ہاتھ نہیں ہیں پاؤں سے لکھتی ہے اس نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے الحمد للہ ان کی کامیابی کی وجہ سے ایک مخلص احمدی بہن نے ایک ہزار روپیہ عطیہ بھجوایا ہے۔ ان بچیوں کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ دین و دنیا میں کامیاب کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور احمدی بہن جس نے بچیوں کو عطیہ بھجوایا ہے خدا تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنے فضل سے انکی تمام پریشانیاں دور فرمائے اور اپنی تائید اور نصرت سے نوازے۔

منشی محمد صادق مختار عام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ - ۳۱ اخاء / اکتوبر یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو مرکز میں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ مجلس شوریٰ سے متعلق دستور اساسی کی دفعات ۲۹، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۶ اور ۴۷ روشنی ڈالتی ہیں۔ تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ دستور اساسی کی مندرجہ بالا دفعات کی روشنی میں لائحہ عمل اختیار کر کے اپنے فرائض کی بروقت ادائیگی فرمادیں

اور

۱۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لیے اپنی تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ مورخہ ۲۰ تبوک / ستمبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء سے قبل دفتر مرکزیہ کو بھجوادیں۔

۲۔ شوریٰ انصار اللہ کے لیے اپنی مجلس کے نمائندگان (ہر بیس یا اس سے کم انصار پر ایک نمائندہ) منتخب کر کے ان کے نام ۱۰ اخاء اکتوبر تک بہرحال دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

۔ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوادیں۔

۔ ماہ اگست کے لئے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے اور ماہ ستمبر کے لئے "آئینہ کمالات اسلام" مقرر ہے۔ خدام مطالعہ فرمادیں۔

۔ مرکزی مقالہ بعنوان "جنگ موتہ و غزوہ تبوک" حجم دس ہزار الفاظ

اوّل انعام ۷۰۰/- روپے - دوم انعام ۵۰۰/- روپے

سوم انعام ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

مشکوٰۃ المصابیح مصری (ٹائپ کی چھپی ہوئی) کی جامعہ احمدیہ کے لئے ضرورت ہے۔ کسی دوست کے پاس ہو تو ہفتہ عشرہ کے لئے "عاریۃً" دے کر ممنون فرمائیں۔ اگر قابلِ فروخت ہو تو جامعہ کے لئے خرید لی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ)

برائے توجہ لجنات

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ میں ہر شہر، قصبہ یا گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی لجنہ کی ذمہ دار ممبرات ناصرات کو اپنے ہمراہ لائیں اور مرکز پہنچنے پر آنیوالی بچیوں اور ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں درج کرائیں۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں ان کی نگران ان کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

ہر ضلع کی لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔

"جنرل سیکرٹری

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : اخبار احمدیہ

حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

● خاکسار کو امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کے خسر محترم جناب میجر عارف زمان صاحب سابق ناظر امور عامہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹس گول بازار ربوہ) بھی بہت بیمار ہیں۔ عاجز احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت اقدس سے ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (حافظ محمد صدیق مبلغ صوبہ نیا نزا کینیا۔ (مشرقی افریقہ)

● خاکسار کے ایکسیڈنٹ ہو جانے کے تین ہفتہ کے بعد پٹی اتار دی گئی ہے۔ ہنسلی کی ہڈیاں جڑ گئی ہیں۔ الحمد للہ! ابھی بازو مکمل حرکت نہیں کرتے۔ حرکت سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت سے نوازے اور پورے طور پر کام کرنے کے قابل بنا دے (منیر الدین احمد۔ محلہ بختے والا۔ گوجرانوالہ)

● مکرم برادرم محمد طارق صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ میرپور خاص کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اگست ۸۱ء بروز ہفتہ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنا دے اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔ (محمد انور نسیم۔ مربی سلسلہ۔ بشیر آباد سٹیٹ سندھ)

ضروری تصحیح

روزنامہ "الفضل" مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۱ء میں پہلے صفحہ پر ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس میں پہلے حوالہ کی تیسری سطر میں آیت قرآنیہ کے آخری لفظ کے اعراب میں سہو کتابت کی وجہ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اصل لفظ

لِیَعْبُدُوْنِ

ہے۔ احباب اصلاح فرمالیں!

(ادارہ)

امیر جماعت ضلع وہاڑی محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس سے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی ۶ اگست رات ڈیڑھ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ان کی عمر ۷۸ سال تھی۔

مرحوم کے بیٹے اور داماد ان کا جنازہ ۶ اگست ۱۹۸۱ء کی شام کو ربوہ لائے جہاں ان کے کئی عزیز راولپنڈی، وزیر آباد، بہاولپور، ملتان، لاہور، سرگودھا اور فیصل آباد سے پہنچ چکے تھے حضور انور کے ارشاد پر رات ساڑھے دس بجے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ تدفین کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔ جنازہ اور تدفین میں جملہ دوست احباب نے بکثرت شمولیت فرمائی۔

مرحوم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے بہنوئی تھے۔ آپ کے صاحبزادوں میں مکرم راجہ حفیظ احمد صاحب اور مکرم راجہ منیر احمد صاحب وہاڑی میں ہیں جبکہ راجہ لطیف احمد صاحب لندن میں ہیں۔ تین دامادوں میں سے مکرم چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی میں، مکرم چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور میں اور مکرم راجہ ودود احمد صاحب لندن میں ہیں۔

مرحوم نہایت سادہ مزاج، دیندار، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والے تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ سرگرم حصہ لیتے رہے۔ وہاڑی میں قریباً ربع صدی تک مقامی جماعت کے صدر اور امام الصلوٰۃ رہے اور جب وہاڑی ضلع بنا تو اس کے پہلے امیر منتخب ہوئے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی میسر آئی اور ۱۹۷۸ء میں آپ نے لندن میں ہونے والی کسر صلیب کانفرنس میں بھی شرکت کی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی پھوپھی زاد بہن کے بڑے صاحبزادے میاں اظہر محمود ابن مکرم میاں عبد المالک صاحب آف لاہور (حال کراچی سٹیل مل) بعمر ۲۱ سال عید الفطر سے ایک روز قبل لاہور میں ریلوے گاف کلب کے تالاب میں نہاتے ہوئے سر پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ فوری طور پر سی ایم ایچ لاہور پہنچایا گیا مگر مرحوم جانبر نہ ہو سکے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم بی۔ اے کے طالبعلم تھے اور بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ مرحوم محمد نگر لاہور کی مجلس کے مخلص اور فرض شناس خادم تھے اور اپنی گوناگوں خصوصیات کی بدولت غیر از جماعت احباب میں بھی مقبول تھے۔ مرحوم کی والدہ قریباً تین سال قبل ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا چکی ہیں۔

احباب جماعت سے نہایت عاجزی کے ساتھ سوگوار خاندان کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

(ڈاکٹر خواجہ وحید احمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مکرمی سید عبد الحی صاحب نے نہایت خوش نما طباعت پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۸۰ء کے دورۂ مغرب کے سفر کے حالات پر مشتمل کتاب شائع کی ہے جس کا نام "دورۂ مغرب" ہے۔ نہایت دیدہ زیب۔ قیمتی فوٹوز پر مشتمل۔ خوب صورت طباعت۔ حضور کی تقاریر اور حالات سفر پر مشتمل قیمتی سرمایہ ہے۔ ہر بہن کو پڑھنی چاہیئے اور اپنے بچوں کو پڑھنی چاہیئے تا انہیں غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے متعلق علم ہو اور اس کے نتیجہ میں قربانی کا شوق پیدا ہو اور ایمان بڑھے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو منگوانے اور بہنوں تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ کتاب کی قیمت فی نسخہ -/۲۵ روپے ہے۔

صدر و نائب صدر (صف دوم) مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انتخاب

: از قائد عمومی مجلس مرکزیہ :

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کا انتخاب بھی ہوگا۔ یہ انتخاب تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ تمام زعماء مجالس، زعماء اعلیٰ و ناظمین اضلاع و نگران حلقہ جات کی خدمت میں گزارش ہے کہ انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم سے متعلق دستور اساسی کی مندرجہ ذیل دفعات ۴۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۱۰۶ (الف)، ۱۰۹ ب، کا مطالعہ فرمائیں اور ان کے مطابق کارروائی فرمائیں۔ زعماء کی راہنمائی کے لئے نائب صدر صف دوم سے متعلق سیدنا حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے:۔

"انصار اللہ میں صدر مجلس انصار اللہ کے ساتھ ایک نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ ہوگا جس کی عمر ۴۰ سال سے ۴۷ سال کے درمیان ہونی چاہیئے (اور اس انتخاب میں) حصہ لینے والے وہ انصار ہوں گے جن کی عمر ۴۰ سے ۵۵ سال کے درمیان ہے۔"

ان ہر دو عہدوں کے لئے ازراہ کرم اپنی مجلس کی طرف سے حسب قواعد الگ الگ نام تجویز کر کے ۲۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش / ستمبر ۱۹۸۱ء سے قبل دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ شکریہ!

اکسیر گل گھوٹو

جانوروں کے گل گھوٹو کے لئے

خناق روک

بطور حفظ ماتقدم فی جانور ایک پیکٹ۔

فی پیکٹ -/۲ درجن -/۱۸ گرس ۲۰۱/۶۰

بونس علاوہ۔ تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

(رجسٹرڈ پاکستان)

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴